REGD No. L. 5254

83

— بسم اللہ الرحمن الرحیم —

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

ربوہ

الفضل

۱۱ جمادی الثانی ۱۳۷۵ھ

فی پرچہ ۱ آنہ

یوم چہار شنبہ

جلد ۴۵/۱۰ — ۲۵ صلح ۱۳۳۵ ہش — ۲۵ جنوری ۱۹۵۶ء — نمبر ۲۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۴ جنوری۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:۔

طبیعت ابھی تک خراب ہی ہے۔

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

— اخبار احمدیہ —

ربوہ ۲۴ جنوری۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو آج رات کے آخری حصہ میں اعصابی بے چینی کی تکلیف رہی۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ کے متعلق کراچی کی اطلاع ہے کہ درد میں کمی ہے مگر گھبراہٹ اور بے خوابی کی تکلیف ابھی چل رہی ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو شفائے کامل و عاجل عطا کرے۔ آمین

مغربی بنگال اور بہار کو ملا کر ایک یونٹ بنانے کی تجویز

"علیحدگی اور صوبائی تنگ نظری کے رجحانات سے ہندوستان کے اتحاد کو شدید خطرہ لاحق ہے"

نئی دہلی ۲۴ جنوری۔ ہندوستان میں مغربی بنگال اور صوبہ بہار کے وزراء اعلیٰ نے تجویز پیش کی ہے کہ مغربی بنگال اور بہار کو ملا کر ایک یونٹ بنا دیا جائے۔ کل یہاں مغربی بنگال کے وزیر اعلیٰ مسٹر بی سی رائے اور بہار کے وزیر اعلیٰ سری کرشن سنہا نے ایک بیان میں کہا دونوں صوبوں کو ایک یونٹ میں تبدیل کرنے سے اتحاد کی ایک مثال قائم ہو جائے گی لہٰذا اس وقت علیحدگی کے رجحانات سے ہندوستان کے اتحاد کو جو شدید خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔ وہ دور ہو جائے گا۔ ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے اس تجویز کا خیر مقدم کیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ اس تجویز کو عملی جامہ پہنانے سے ملک کو صوبائی تنگ نظری سے بہت حد تک نجات مل جائے گی۔

مجھے امید ہے کہ فلسطین کا جھگڑا پُر امن طریقے سے طے ہو جائیگا

کرنل ناصر اور محمود فوزی سے ملاقات کے بعد مسٹر ہمر شولڈ کا بیان

قاہرہ ۲۴ جنوری۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر ہمر شولڈ نے کہا ہے کہ مجھے بہت امید ہے کہ فلسطین کا جھگڑا پُر امن طریقے سے طے ہو جائے گا۔ کل رات انہوں نے قاہرہ سے یروشلم روانہ ہوتے ہوئے اخبار نویسوں کو بتایا کہ میں نے مصر کے وزیر اعظم کرنل ناصر اور وزیر خارجہ مسٹر محمود فوزی سے ملاقات کے بعد یہ رائے قائم کی ہے۔ انہوں نے عارضی صلح کے نگران اعلیٰ میجر جنرل برنز سے بھی ملاقات کی۔ نیز کہا اب بھی میری رائے یہ ہے۔ کہ میں نے گزشتہ نومبر میں سرحدوں کا احترام کرنے کے متعلق جو تجویز پیش کی تھی اس پر عمل کرنے سے اس علاقہ میں باقاعدہ جنگ چھڑنے کا امکان دور ہو سکتا ہے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ میں اقتصادی صورت حال کا جائزہ لینے کے لئے مشرق وسطیٰ کا دورہ کر رہا ہوں۔

بمبئی میں کشیدگی بدستور پائی جاتی ہے

بمبئی ۲۴ جنوری۔ بمبئی میں کشیدگی بدستور پائی جاتی ہے۔ اگرچہ فوج اور مزید پولیس طلب کرنے کے بعد سے حالات کسی قدر پُر سکون ہیں سرکاری اعلان کے مطابق فسادات میں ۷۱ آدمی ہلاک اور ۵۲۵ زخمی ہوئے ہیں۔ ہلاک ہونے والوں میں نصف سے زیادہ وہ ہیں۔ جن کی موت پولیس فائرنگ کے نتیجہ میں واقع ہوئی ہے اسی طرح زخمی ہونے والوں میں پولیس کے ۱۲۵ سپاہی بھی شامل ہیں۔ بمبئی کے وزیر اعلیٰ نے اپنی کابینہ کے دو وزیروں اور دو نائب وزیروں کا استعفیٰ منظور کرنے سے انکار کر دیا ہے انہوں نے صوبے کی از سر نو حد بندی کے خلاف احتجاج کے طور پر استعفیٰ دے دیا تھا۔

صحرائے اعظم کے مشرقی حصہ میں تیل کی دریافت

پیرس ۲۴ جنوری۔ یہاں ایک اطلاع میں بتایا گیا ہے۔ کہ صحرائے اعظم کے مشرقی حصہ میں تیل برآمد ہوا ہے۔ جس جگہ سے تیل نکالا ہے۔ وہ الجزائر سے ایک ہزار میل دور جنوب میں واقع ہے۔

— لاس اینجلز ۲۴ جنوری۔ گزشتہ شب کیلیفورنیا میں ایک ریل گاڑی کے حادثہ میں ۳۱ افراد ہلاک اور تقریباً ۷۰ زخمی ہو گئے۔ گاڑی کے دو ڈبے پٹڑی سے اتر گئے تھے۔

طلوع سحر اور غروب آفتاب

لاہور ۲۴ جنوری۔ آج صبح سورج ۶ بجکر ۵۹ منٹ پر طلوع ہوا۔ اور شام کو ۵ بجکر ۳۱ منٹ پر غروب ہو گا۔ آج صبح مطلع کہر آلود تھا۔ اور دھند کی دبیز تہہ چھائی ہوئی تھی۔ دفتر موسمیات کی اطلاع کے مطابق مطلع دن بھر صاف رہے گا اور دھوپ چمکتی رہے گی۔

مراکش کے پاشا الگلاوی کا انتقال

رباط ۲۴ جنوری۔ کل یہاں مراکش کے سب سے زیادہ با اثر قبائلی سردار پاشا الگلاوی کا انتقال ہو گیا۔ پاشا نے سلطان سدی محمد بن یوسف کو دو سال قبل معزول کرانے اور پھر دو سال کی جلاوطنی کے بعد انہیں تخت پر دوبارہ بحال کرانے میں نمایاں حصہ لیا تھا۔

فرانس کے ۸ سابق فوجیوں کے خلاف فرد جرم

پیرس ۲۴ جنوری۔ کل یہاں فرانس کے ۸ سابق فوجیوں کے خلاف فرد جرم لگا دی گئی۔ انہوں نے پچھلے سال فوجی خدمات سرانجام دینے کے لئے مراکش جانے سے انکار کر دیا تھا۔

پاکستان انٹرنیشنل ایر لائنز کے ورکشاپ میں مزید توسیع

کراچی ۲۴ جنوری۔ پاکستان انٹرنیشنل ایر لائنز نے ہر قسم کے ہوائی جہازوں کی مرمت اور صفائی کا خود انتظام کر لیا ہے۔ اس میں سپر کانسٹیلیشن ہوائی جہاز بھی شامل ہیں۔

آج کا دن

— ۲۴ جنوری ۱۹۵۶ء —

آج کے دن ۱۸۲۳ء میں انسانیت کا خیر خواہ یعنی چیچک کے ٹیکے کا موجد ایڈورڈ جینر فوت ہوا تھا۔

آج کے دن ۱۹۰۱ء میں ملکہ وکٹوریہ کے بعد انگلستان میں ایڈورڈ ہفتم تخت نشین ہوئے تھے۔

آج کے دن ۱۹۵۰ء میں ڈاکٹر راجندر پرشاد کو ہندوستانی جمہوریہ کا پہلا صدر منتخب کیا گیا تھا۔

آج کے دن ۱۹۵۱ء میں حکومت پاکستان نے خاص درخواست پر بلجیم کو برآمد ہونے والی پٹ سن کے کوٹے میں اضافہ کیا تھا۔

آج کے دن ۵ برس پیشتر پاکستانی بحریہ کے دو جہاز "شمشیر" اور "سندھ" دولت مشترکہ کی بحری مشقوں میں شامل ہونے کے لئے آسٹریلوی بندرگاہ سڈنی میں لنگر انداز ہوئے تھے۔

آج کے دن ۱۹۴۸ء میں سلامتی کونسل میں پاکستان اور ہندوستان کے نمائندوں نے کشمیر میں آزاد و غیر جانبدارانہ رائے شماری کے اصول پر اتفاق کیا تھا۔ اور اس بارے میں منصوبہ وضع کرنے کے لئے ایک ہنگامی اجلاس طلب کیا تھا۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۵ جنوری ۱۹۵۶ء

خود بھی غور کیجئے!

الفضل کی آج کی اشاعت میں ہم کسی دوسری جگہ مولانا غلام نبی صاحب جالندھری فاضل دیوبند کا ایک مضمون جو "عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے" اور "کفرساز فتووں کی حقیقت" کے دوہرے عنوان سے سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی کے سرکاری ترجمان روزنامہ تسنیم کی اشاعت ۱۷ جنوری ۱۹۵۶ء میں شائع ہوا نقل کر رہے ہیں۔

اس مضمون میں فاضل مضمون نگار نے موجودہ اہل علم حضرات کے فن کفرسازی کے متعلق موثر پیرائے میں بعض حقائق بیان فرمائے ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہمارے اکثر اہل علم حضرات گذشتہ چند صدیوں سے اس شغل میں مصروف رہے ہیں۔ اور اسی شغل کی وجہ سے اسلام کے ارتقاء میں کیا رکاوٹیں پیدا ہوتی ہیں۔

آپ نے اس مضمون میں اس حقیقت کو بھی واضح کیا ہے۔ کہ فہم قرآن و سنت میں اختلافات آغاز ہی سے چلے آئے ہیں۔ لیکن سلف صالحین باوجود فقہی اختلافات کے کفربازی اور سر پھٹول تک نوبت نہیں پہنچاتے تھے۔

مضمون نگار کو یہ مضمون لکھنے کی ضرورت اس لئے پیش آئی ہے۔ کہ حال میں بعض علماء کرام نے مودودی صاحب کے خلاف محاذ قائم کیا ہوا ہے۔ اور ان کی بدعات کی جو انہوں نے دین میں داخل کی ہیں۔ قلعی کھول رہے ہیں۔ اور تقریباً تمام مکاتب کے علماء مودودی صاحب کو کافر سمجھتے ہیں۔

ہمیں مودودی صاحب کے نظریات سے سخت اصولی اختلافات ہیں۔ اور ہم نے جنگ وجدل یا ان کی تحقیر کے لئے نہیں۔ بلکہ علمی مذاکرہ کے طور پر اکثر ان کے ذاتی نظریات پر جو اسلامی تعلیم کے سراسر متضاد ہیں۔ تنقید و تبصرہ کیا ہے۔ بحث کی خاطر نہیں بلکہ تحقیقات کی خاطر اور اس لئے کہ ہم مودودی صاحب کے خاصکر نظریہ جبر و اکراہ کو نہ صرف منافی اسلام سمجھتے ہیں۔ بلکہ اسلام کی ترقی و اشاعت کے راستہ میں فی زمانہ ایک بہت بڑی روک خیال کرتے ہیں۔ جو دشمنانِ اسلام کے اس اعتراض کو کہ اسلام اپنی اشاعت کے لئے تلوار کا مرہون ہے۔ پختہ کرتا ہے۔

جو اصولی باتیں فاضل مضمون نگار نے بیان فرمائی ہیں۔ ہم "تجربتہً" اور "مشاہدۃً" انہیں صحیح سمجھتے ہیں۔ اور یقین رکھتے ہیں۔ کہ بعض علمائے حال نے کفرسازی کے فن سے اسلام کو سخت نقصان پہنچایا ہے۔ لیکن ہمیں افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ اگر یہ باتیں مضمون نگار اور جماعت اسلامی کے نزدیک صحیح ہیں۔ اور وہ سمجھتے ہیں۔ کہ زمانہ حال کے بعض اہل علم حضرات اسی شغل میں مصروف ہیں۔ تو انہیں یقیناً اس امر کا بھی ضرور احساس ہونا چاہیئے تھا۔ جو نہیں ہے۔ کہ جہاں تک سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ان کی کھڑی کی ہوئی جماعت احمدیہ کا تعلق ہے۔ خود مودودی صاحب اور ان کی جماعت کے اہل علم حضرات بھی اسی صف میں کھڑے ہیں۔ جس صف میں وہ کفرساز فتوے دینے والے کھڑے ہیں۔ جن کا شکوہ فاضل مضمون نگار اس شد و مد سے کر رہے ہیں۔

ہم فاضل مضمون نگار اور جماعت اسلامی کے اہل علم حضرات اور منصف مزاج ارکان جماعت سے یہ سوال کرتے ہیں۔ کہ آج جب مودودی صاحب پر لے دے ہو رہی ہے۔ اور ان کا کفرسازی سے نفرت کا جذبہ اسی زور سے بیدار ہوا ہے۔ تو کیا انہوں نے کبھی غور کیا ہے۔ کہ مودودی صاحب نے جو عین آگ کے بھڑکتے ہوئے شعلوں کے درمیان "قادیانی مسئلہ" پھینک دیا تھا۔ اس کتابچہ میں مودودی صاحب نے کم ازکم کیا علمی تحقیقات کے ان اصولوں ہی کو مدنظر رکھا ہے۔ جو اہل علم حضرات کو رکھنا لازمی ہے؟

ہم نے "قادیانی مسئلہ" کی مثال اس لئے لی ہے۔ کہ جیسا کہ تسنیم اور جماعت اسلامی کے پراپیگنڈا سے معلوم ہوتا ہے۔ یہ کتابچہ لاکھوں کی تعداد میں نہ صرف اردو میں بلکہ عربی وغیرہ زبانوں میں بھی شائع ہوا ہے۔ اور ابھی تک شائع ہو رہا ہے۔

سوال یہ ہے کہ کیا مودودی صاحب نے بھی "کفرسازی" میں وہی کارنامہ نہیں کیا۔ جس سے فاضل مضمون نگار اپنے پر حملہ ہوتے دیکھ کر چیخ اٹھے ہیں۔

فاضل مضمون نگار نے ایک واقعی سبق آموز مثال یہ پیش کی ہے۔ کہ انہوں نے مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی بانیٔ دیوبند کی کتاب سے ایک ٹکڑا علمائے دیوبند کو بھیجا جس پر علمائے دیوبند نے اس ٹکڑے کے لکھنے والے (مولانا محمد قاسم نانوتوی) پر کفر کا فتویٰ جڑ دیا ہے۔ ہم فاضل مضمون نگار کو یقین دلاتے ہیں۔ کہ مودودی صاحب نے "قادیانی مسئلہ" میں وہی وطیرہ اختیار کیا ہے۔ انہوں نے بھی سیاق و سباق سے علیٰحدہ کر کے چند حوالے لے کر جن میں کانٹ چھانٹ بھی کی گئی ہے۔ جماعت احمدیہ اور اس کے مقدس بانی کو مجرم ٹھیرانے کی کوشش کی ہے۔

دوسرے علماء سے بھی بڑھ کر مودودی صاحب نے یہ ظلم کیا ہے۔ کہ ان کتر بیونت کئے ہوئے حوالوں کی بناء پر نہ صرف جماعت احمدیہ کے افراد کو کافر ٹھہرایا ہے۔ بلکہ حکومت سے انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دلانے کے لئے بھی نہایت مکروہ اور قابل مذمت کوشش کی ہے۔ لیکن

آج ہم دیکھ رہے ہیں۔ کہ خود مودودی صاحب پر بھی تقریباً تمام کے تمام وہی الزامات لگ رہے ہیں۔ جو انہوں نے نہایت بے انصافی کے ساتھ اور بلا تحقیقی جذبہ کے بلکہ محض وقتی تسکین کے لئے احمدیت پر لگا کر جماعت کو اس عظیم الشان تبلیغی کام سے روکنے کی کوشش کی۔ جس کی نظیر آج مسلمانوں میں کہیں نہیں ملتی۔

خود مضمون نگار کے الفاظ میں (ذرا سی تبدیلی کے ساتھ) کیا مودودی صاحب نے (جماعت احمدیہ کے تعلق میں)

"جس خدا کے دین کو غالب کرنے کے لئے ان حضرات نے خون کے آخری قطرے تک بہا دیئے۔ انہیں اسی خدا کا باغی قرار دینے کی کوشش کی گئی۔ جس رسول پاک صلعم کی سنت کا علم بلند کرنے کے لئے ان حضرات نے تن من دھن کی قربانیاں پیش کیں۔ اسی رسول صلعم کی توہین کا الزام ان کے سر تھوپا گیا۔ جن انفاسِ قدسیہ کے طور طرز کو برپا کرنے کی خاطر ان حضرات نے اپنی تمام صلاحیتوں کو صرف کیا انہی نفوس کے مخالفین اولین ثابت کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور صرف کیا گیا۔ اگر خود کچھ نہ بن سکا۔ تو مکہ اور مدینہ سے فتوے منگائے گئے۔"

(روزنامہ تسنیم لاہور مورخہ ۱۷ جنوری ۱۹۵۶ء)

"قادیانی مسئلہ" عربی میں ترجمہ کرا کر ہزاروں کی تعداد میں عرب ممالک میں اس لئے پھیلایا گیا ہے۔ تاکہ احمدیت کے متعلق ان ممالک کی رائے عامہ کو مسموم کیا جائے۔ اور انہیں اکسایا جائے۔ کہ وہ جماعت احمدیہ سے نفرت کرنے لگیں۔ اور ان کو کافر و مرتد اور واجب القتل خیال کریں۔ کتنا شنیع فعل ہے۔

آخر میں ہم فاضل مضمون نگار سے پوچھتے ہیں۔ کہ مودودی صاحب نے خود کفرسازی میں کونسی کمی کی ہے۔ ہم مودودی صاحب کے خود ساختہ نظریات کو لادینی سمجھتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں کہ ان کی تحریک کے بنیادی اصول سراسر اسلام کے متضاد ہیں۔

لیکن کیا ہم نے کبھی ان پر کفر کا فتویٰ لگایا ہے؟ اور امت سے باہر ایک غیر مسلم اقلیت قرار دلانے کی خواہش کی ہے۔ ہم جانتے ہیں۔ کہ وہ زبان سے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہتے ہیں۔ اس لئے وہ سیاسی لحاظ سے امتِ محمدیہ سے باہر نہیں کئے جا سکتے۔ اور اس لحاظ سے ہم انہیں اور ان کی جماعت کو تمام مسلمانوں والے حقوق کا حقدار ہی نہیں سمجھتے۔ بلکہ اگر ان سے کوئی یہ حقوق چھیننا چاہے۔ تو ہم ایسے لوگوں کی حتی الوسع پوری پوری مخالفت اور مودودی صاحب کی حمایت کے لئے کھڑے ہو جائیں گے۔ اور ان کے یہ حقوق چھیننے نہیں دیں گے۔

ہمیں خوشی ہے۔ کہ جماعت اسلامی کے ارکان نے بھی اس خرابی کو بری طرح محسوس کر لیا ہے۔ اور یقین رکھتے ہیں۔ کہ وہ اس سے سبق سیکھیں گے اور نہیں تو کم ازکم "قادیانی مسئلہ" کی آئندہ اشاعت بند کر دیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے۔ کہ وہ مودودی صاحب کا یہ گناہ بخشے۔ اور آئندہ اس سے بچنے کی انہیں توفیق دے۔ آمین۔

مسلمانوں کے علمی کارناموں کا محرّک قرآن مجید ہے

قرآنی تعلیم کی افضلیّت کے متعلّق اہلِ مغرب کا اعتراف

—— از مکرم مسعود احمد صاحب بی۔ اے ——

قرآن مجید تمام علوم کا منبع ومصدر ہے۔ بظاہر یہ ایک مبالغہ معلوم ہوتا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ جہالت سے نجات پانے علم وحکمت سے بہرہ ور ہونے تحقیق وتدقیق کی بدولت قوانین قدرت کی کنہ اور کیفیت معلوم کرنے اور نت نئے انکشافات کی خاطر اپنی جملہ صلاحیتوں کو بروئے کار لانے پر جتنا زور قرآن مجید نے دیا ہے۔ اتنا کسی دوسری مذہبی کتاب نے نہیں دیا۔ اس میں شک نہیں تمام دنیوی علوم کی تفصیلات تو قرآن مجید میں بیان نہیں کی گئیں۔ لیکن اس میں ہر علم سے متعلق اشارات کی شکل میں بنیادی تعلیم ضرور موجود ہے۔ جس کی مدد سے انسان علم کے ہر شعبہ میں خواہ وہ آرٹس سے تعلق رکھتا ہو۔ یا سائنس سے ترقی کرکے بنی نوع انسان کے لئے فلاح وبہبود کی راہیں تلاش کر سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں نے قرون اولٰے میں جب تک کہ وہ قرآن مجید کی تعلیم پر پوری طرح عمل پیرا رہے علمی ترقی کے میدان میں وہ وہ کارہائے نمایاں سرانجام دیئے۔ کہ آج اہلِ مغرب جنہیں اپنے علم وفضل پر بے حد ناز ہے تعریف کئے اور داد دیئے بغیر نہیں رہتے۔ اہلِ مغرب نے تہذیب وتمدن کی جتنی کتابیں بھی لکھی ہیں۔ ان میں انہوں نے مسلمانوں کے علمی کارناموں کا ذکر کرتے ہوئے کچھ کم زور قلم نہیں دکھایا ہے۔ اور نہایت فراخ دلی سے اعتراف کیا ہے کہ مسلمانوں نے دنیا میں اس وقت علوم وفنون کے دریا بہائے جب یورپ جہالت اور توہم پرستی کے چکر میں پھنسا ہوا تھا۔ ان تمام علمی کارناموں کی محرک قرآن مجید کی بے مثل تعلیم تھی۔ چنانچہ ذیل میں ہم پہلے علم کی اہمیت کے متعلق قرآن مجید کی تعلیم پر روشنی ڈالیں گے۔ اور پھر اس امر کا جائزہ لیں گے۔ کہ اس تعلیم کا مسلمانوں کی عملی زندگی پر کیا اثر ہوا۔

علم وحکمت کے متعلق قرآن مجید کی بے مثل تعلیم

{ جہالت سے بچا پانے کی تلقین } قرآن مجید نے مسلمانوں پر علم حکمت کی فوقیت اور اس کی اہمیت واضح کرنے میں ایک خاص اسلوب سے کام لیا ہے۔ سب سے پہلے اس نے مسلمانوں کو جہالت سے بچنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ قرآن مجید میں ایسی آیات بھی ملتی ہیں۔ جن میں جاہلوں سے اعراض کرنے کی ہدایت کی گئی ہے یا یہ دعا سکھائی گئی ہے کہ میں اس بات سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں۔ کہ میرا شمار جاہلوں میں ہو۔ جیسا کہ فرمایا۔

اعرض عن الجٰھلین (اعراف رکوع ۲۴) یا یہ کہ اعوذ باللہ ان اکون من الجٰھلین (بقرہ ع ۸)

مزید برآں اس نے یہ امر بھی وضاحت سے بیان کیا ہے کہ جہالت سے کیا مراد ہے۔ چنانچہ جب ہم اس نقطۂ نگاہ سے غور کرتے ہیں۔ تو قرآن ہمیں صاف یہ کہتا ہوا نظر آتا ہے۔ کہ انسان کسی چیز کی حقیقت معلوم کئے بغیر محض ظن اور قیاس پر اس کی بنیاد نہ رکھے۔ اور خیالی باتوں کی پیروی نہ کرے۔ کیونکہ وہم اور خیال کو حقیقت کا درجہ دینے کا نام ہی جہالت ہے۔ انسان کو چاہیئے کہ وہ اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لاکر حقائق تک پہونچنے کی کوشش کرے۔ اور اس طرح علمی ریسرچ کے میدان میں ترقی کرتا رہے۔ وہ اسی چیز کو قابلِ عمل گردانتا ہے۔ جو یقین کی حد تک پہونچانے والی ہو۔ چنانچہ اس بارے میں قرآن کا صاف اور واضح حکم یہ ہے کہ:۔

لا تقف ما لیس لک
بہ علم۔ ان السمع
والبصر والفؤاد کل
اولٰئک کان عنہ مسئولا
(بنی اسرائیل ع ۴)

جس بات کا تجھے علم نہیں اس کی پیروی نہ کر۔ یاد رکھ کان آنکھ اور دل سب سے اس بات کی پرسش ہوگی۔

اس آیت میں ایسی بات کی پیروی یا اس پر عمل سے روکا گیا ہے۔ جس کا انسان کو پوری طرح علم نہ ہو۔ اس کے بالمقابل تاکید کی گئی ہے۔ کہ انسان کان آنکھ اور دماغ سے کام لے کر ہر چیز کا علم حاصل کرے۔ اور یقین کے مرتبہ پر پہونچنے کے بعد اس پر عمل پیرا ہو۔ کیونکہ خدا نے قوتِ سامعہ۔ قوتِ باصرہ۔ عقلِ صحیح اور اسی قسم کی دوسری صلاحیتیں انسان کو اسی لئے عطا کی ہیں۔ کہ انسان ان سے کام لے کر انہیں حصولِ علم کا ذریعہ بنائے۔ اگر کوئی شخص ان سے کام نہ لیتے ہوئے محض خیالی باتوں کے پیچھے پڑا رہے گا۔ اور حق تک پہونچنے کی کوشش نہیں کریگا تو اس سے اس بات کی بازپرس کی جائیگی کہ اس نے ان صلاحیتوں سے کیوں کام نہیں لیا۔ اور اپنے اوپر دینی اور دنیوی ترقی کے دروازے کیوں بند کئے رکھے یہ قوئے اور صلاحیتیں ہیں ہی اس لئے کہ انسان دین ہو یا دنیا ہر آن ان کی جستجو میں لگا رہے۔ اور حقائق معلوم کئے بغیر دم نہ لے۔ اس آیت کریمہ میں جہالت سے نجات پانے اور علم حاصل کرنے اور کرتے چلے جانے کی نہایت حکیمانہ انداز میں تلقین کی گئی ہے۔

حصولِ علم کی ترغیب { جہالت سے بچنے کی ترغیب

کے علاوہ قرآن مجید نے صاف اور واضح الفاظ میں علم حاصل کرنے کی ترغیب دی ہے۔ اس بارے میں اس نے پہلے یہ بتایا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کا علم ہر چیز پر محیط ہے۔ کوئی چیز بھی اس کے احاطہ علم سے باہر نہیں ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں آتا ہے۔

وسع ربنا کل شیٔ
علماً (اعراف ع ۱۱)

ہمارے رب کا علم ہر چیز پر محیط ہے۔

یہ بتانے کے بعد کہ اللہ تعالےٰ کا علم غیر محدود ہے۔ اور ہر چیز پر حاوی ہے۔ اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کو یہ دعا سکھائی ہے کہ اے ہمارے رب تو ہمیں بھی علم عطا کر اور پھر اس علم کو بڑھاتا رہ اور ہمارے لئے ایسے حالات پیدا کردے۔ کہ ہمارے علم میں ہر آن اضافہ ہوتا ہے۔ اس ضمن میں قرآن مجید نے جو دعا سکھائی ہے۔ اس کے الفاظ یہ ہیں۔

رب زدنی علماً (طٰہٰ ع ۶)

اے سب جہانوں کے پالنے والے میرے علم کو بڑھاتا رہ۔

قرآن مجید نے ترغیب دی ہے کہ مسلمان ہر آن علم میں ترقی کے لئے کوشاں رہیں۔ اور اس میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

من یؤت الحکمۃ فقد
اوتی خیراً کثیراً (بقرہ رکوع ۳۷)

جسے علم وحکمت دی گئی یقیناً اسے بہترین دولت عطا ہوئی۔

اس ضمن میں قرآن مجید نے یہ بھی تلقین کی ہے۔ کہ جو لوگ اہل علم ہیں۔ وہ دوسروں کو علم سکھائیں۔ اور جن کو کسی بات کا علم نہ ہو۔ ان کو چاہیئے۔ کہ وہ اہل علم سے استفادہ کریں۔ اور اس طرح لوگ ایک دوسرے سے دریافت کرکرکے اپنے علم میں اضافہ کرتے رہیں۔ چنانچہ اہل علم کے لئے فرماتا ہے۔

ذکر فان الذکریٰ
تنفع المومنین (الذاریات رکوع ۳)

نصیحت کرتا رہ کیونکہ نصیحت ایمان والوں کو فائدہ پہنچاتی ہے۔

ذکر میں اعادہ کا مفہوم بھی شامل ہے اس اعتبار سے اس کے یہ معنے ہوں گے کہ لوگوں کو بار بار یاد دلاتے رہنا چاہیئے تاکہ وہ کسی مرحلہ پر بھی وہم کا شکار نہ ہونے پائیں۔ بلکہ ہر آن طلب علم میں کوشاں رہیں دوسری طرف قرآن مجید عام لوگوں کو نصیحت کرتا ہے۔

فاسئلوا اھل الذکر
ان کنتم لا تعلمون (نحل ع ۶)

اگر تمہیں کسی چیز کا علم نہ ہو۔ تو اہل علم سے پوچھ لیا کرو۔

سو گویا ان آیات میں علم کی اہمیت علم حاصل کرنے کا طریق اور علم کے حصول میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی ترغیب سب کچھ ہی بیان کر دیا گیا ہے۔

جہالت اور علم کا موازنہ { جہالت سے بچنے اور علم

حاصل کرنے کی علیحدہ علیحدہ تلقین کے علاوہ قرآن مجید نے ایک اسلوب یہ اختیار کیا ہے۔ کہ دونوں کا موازنہ کرکے بتایا ہے کہ جہل اور علم ہرگز برابر نہیں ہوسکتے۔ جاہل آدمی غلط باتوں کے پیچھے پڑ کر نقصان اٹھاتا۔ اور ہمیشہ خسارہ میں رہتا ہے۔ برخلاف اس کے علم کی تلاش میں رہنے والا ترقی کرکے خود بھی فائدہ اٹھاتا ہے اور دوسروں کو بھی فائدہ پہنچاتا ہے۔ چنانچہ فرمایا۔

قل ھل یستوی الذین یعلمون
والذین لا یعلمون

ان سے پوچھو کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے برابر ہوسکتے ہیں؟

یعنے عالم اور جاہل ہرگز برابر نہیں ہوسکتے ان دونوں میں زمین وآسمان کا فرق ہے۔ اس کے بعد ایک اور آیت میں قرآن مجید نے واضح کیا ہے۔

کہ جو لوگ اپنی صلاحیتوں سے کام لے کر علم حاصل کریں گے۔ وہ فائدے میں رہیں گے اور جو ان صلاحیتوں کو کام میں نہ لاکر ناشکری کے مرتکب ہوں گے۔ ان کا وبال خود ان پر ہی ہوگا۔ جیسا کہ فرمایا:۔

من ابصر فلنفسہ ومن عمی فعلیھا (انعام رکوع ۱۳)

جو کوئی دیکھے اور سمجھے اس کا فائدہ اسی کے لئے ہے۔ اور جو اپنی آنکھیں موندے تو اس کا وبال اسی پر آئے گا۔"

قوانینِ قدرت کی تسخیر

جہالت سے بچنے اور حصولِ علم میں کوشاں رہنے کی عام ترغیب کے علاوہ قرآن مجید نے علم سے عملی رنگ میں فائدہ اٹھانے پر بھی بہت زور دیا ہے۔ اس بارے میں قرآن نے غور و فکر اور تدبر سے کام لینے اور اس طرح نیچر کی پوشیدہ طاقتوں کا حال معلوم کرنے کی طرف خاص توجہ دلائی ہے۔ قرآن مجید کی تعلیم کا یہ حصہ خاص اہمیت کا حامل ہے۔ کیونکہ تمام جدید انکشافات، علوم و فنون میں ترقی اور دنیوی زندگی کی فلاح و بہبود کا تمام تر دارومدار اسی پر ہے۔ قرآن نے بار بار یہ ذہن نشین کرایا ہے کہ خشکی و تری، چاند و سورج، زمین و آسمان، الغرض آفاق کی ایک ایک شے اللہ تعالےٰ نے انسان کے لئے بنائی ہے۔ اور انہیں اس کے لئے مسخر کر دیا گیا ہے تاکہ وہ اپنی صلاحیتوں سے کام لے کر ان سے اپنے لئے آرام و آسائش اور ترقی کے سامان پیدا کر سکے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:۔

سخر لکم الفلک لتجری فی البحر بامرہٖ وسخر لکم الانھارۚ وسخر لکم الشمس والقمر دآئبین ۚ وسخر لکم الیل والنھارۚ واٰتٰکم من کل ما سالتموہ وان تعدوا نعمۃ اللہ لا تحصوھاؕ ان الانسان لظلوم کفار۔

(ابراہیم رکوع ۵)

کشتی اور جہاز کو اللہ تعالےٰ نے تمہارے لئے مسخر کر دیا کہ وہ دریا اور سمندر میں اسی کے حکم سے چلتے ہیں۔ دریا اور ندیاں بھی تمہاری ہیں۔ سورج اور چاند کو بھی اس نے تمہارے لئے مسخر کر دیا ہے۔ جو ہمیشہ نقل و حرکت میں ہیں۔ اس نے رات اور دن کو تمہارے لئے مسخر کر دیا ہے اور جو جو چیز تم نے مانگی وہ سب اس نے تم کو دی ہے حتیٰ کہ اللہ کی نعمتوں کا شمار کرو تو یہ تمہارے لئے ممکن نہ ہو سکے گا کہ تم اسے شمار کر سکو۔ بے شک انسان بہت بے انصاف اور ناشکرا ہے"۔

یہ بتانے کے بعد کہ کائنات کی ہر شے انسان کی مطیع بنائی گئی ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اس امر کو واضح کیا ہے کہ یہ سورج، یہ چاند، یہ زمین اور آسمان، خشکی و تری اور دن رات کا تسلسل صرف اسی طرح پر نہیں ہیں۔ جس طرح کہ تم کو نظر آتا ہے بلکہ ان میں بہت سے راز پوشیدہ ہیں اور بہت سی باطنی قوتیں ان میں رکھی گئی ہیں۔ جو بادی النظر میں تمہیں دکھلائی نہیں دیتیں۔ چنانچہ فرماتا ہے۔

الم تروا ان اللہ سخر لکم ما فی السمٰوٰت وما فی الارض واسبغ علیکم نعمہ ظاھرۃً وباطنۃً (لقمان رکوع ۳)

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے جو کچھ زمین اور آسمانوں میں ہے تمہارے لئے مسخر کر دیا اور اپنی ظاہری و باطنی نعمتیں تم کو پوری پوری دیدیں"۔

اس کے بعد اللہ تعالےٰ بیان فرماتا ہے کہ آسمانوں اور زمین میں جو طاقتیں کارفرما ہیں۔ ان میں لوگوں کے لئے بڑی بڑی نشانیاں ہیں لیکن افسوس میرے بندے ان پر غور نہیں کرتے حالانکہ ان پر انہیں غور کر کے ان کی کنہ و کیفیت معلوم کرنی چاہیئے اور ان کو اپنے کام میں لاکر ان سے نئے نئے رنگ میں فائدہ اٹھانا چاہیئے

وکاین من ایۃ فی السمٰوٰت والارض یمرون علیھا وھم عنھا معرضون۔

(یوسف رکوع ۱۲)

آسمان اور زمین میں بہت سی نشانیاں ہیں جن کو دیکھتے رہتے ہیں مگر (حقیقت یہ ہے کہ) ان سے منہ پھیر لیتے ہیں۔ (یعنی غور و فکر نہیں کرتے)

اس کے مقابل وہ ایمان لانے والوں میں سے اہلِ خرد کی یہ نشانی بتاتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی ان نشانیوں سے اس طرح منہ نہیں پھیرتے بلکہ ان میں ہر آن غور و فکر سے کام لے کر اس یقین پر اور زیادہ مضبوطی سے قائم ہو جاتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے یہ سب چیزیں بے فائدہ نہیں بنائیں۔

ان فی خلق السمٰوٰت والارض واختلاف الیل والنھار لاٰیٰت لاولی الالبابۚ الذین یذکرون اللہ قیاماً وقعوداً وعلیٰ جنوبھم ویتفکرون فی خلق السمٰوٰت والارضۚ ربنا ما خلقت ھٰذا باطلاًۚ (آل عمران رکوع ۲۰)

آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں اور رات دن کے اختلاف میں یقیناً عاقلوں کے لئے بہت سے دلائل ہیں یہ وہ عاقل ہیں جو کھڑے، بیٹھے اور کروٹ لیتے (یعنی ہر حالت میں) اللہ کو یاد کرتے رہتے ہیں اور آسمان و زمین کی پیدائش پر غور کرتے رہتے ہیں۔ (اور جب کچھ انکشاف ہوتا ہے) تو کہہ اٹھتے ہیں اے ہمارے پالنے والے تو نے یہ سب فضول اور بیکار نہیں بنایا۔

پھر فرماتا ہے کہ ایسے ہی اہل خرد کی تحقیق و تدقیق اور غور و فکر کے نتیجے میں آسمان و زمین کے سربستہ راز کھلتے چلے جائیں گے۔ اور بالآخر ان پر یہ واضح ہوتا چلا جائے گا کہ اللہ تعالےٰ اور اس کے وضع کردہ قوانین قدرت ایک زندہ حقیقت ہیں:۔

سنریھم اٰیٰتنا فی الاٰفاق وفی انفسھم حتی یتبین لھم انہ الحق۔

(حٰمٓ سجدہ رکوع ۱)

ہم ان کو اپنی قدرت کی نشانیاں کائنات ارضی و سماوی میں اور خود ان کے وجود میں دکھاتے رہیں گے۔ حتیٰ کہ ان پر اچھی طرح ظاہر ہو جائے گا کہ بے شک اللہ اور اس کا قانونِ قدرت حق ہے"

یہ سب کچھ بیان کرنے کے بعد کہ کائنات ارضی و سماوی کی ہر چیز اللہ تعالےٰ نے انسان کی خدمت کے لئے پیدا کی ہے۔ اور اہل خرد کا یہ شیوہ ہے کہ وہ ہر آن کائنات کے ذرہ ذرہ کی تخلیق اور اس کی پیدائش پر غور کرتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ قانونِ قدرت کے راز انہی لوگوں پر کھولے جائیں گے۔ جو آفاق میں بکھری ہوئی نشانیوں اور علامتوں پر غور و فکر کریں گے اور اس بارے میں پوری تحقیق و تدقیق سے کام لیں گے چنانچہ ان نئے انکشافات کی ضمانت اللہ تعالےٰ نے ان الفاظ میں دی ہے:۔

الذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا

(عنکبوت رکوع ۷)

جو لوگ ہمارے احکامات کی تعمیل میں محنت و مشقت برداشت کریں گے ہم ضرور ان کو اپنے راستے دکھائیں گے (یعنی فلاح و کامیابی کے طریقے ان پر منکشف کریں گے۔)

مذکورہ بالا آیات سے ظاہر ہے کہ قرآن مجید نے محض کتابی یا درسی علم حاصل کرنے کی طرف ہی توجہ نہیں دلائی ہے۔ بلکہ اس امر پر زور دیا ہے کہ کائنات کی تخلیق اور قوانینِ قدرت کی کارفرمائی پر غور و فکر دینی و دنیاوی ترقی کے پیش نظر انسان کے لئے ازحد ضروری ہے۔ اس کے نتیجے میں جہاں انسان تعلق باللہ میں ترقی کرے گا۔ وہاں نئے نئے انکشافات کے باعث دنیوی ترقی کے راستے بھی اس پر کھل جائیں گے۔ قرآن مجید کی یہ بے مثل تعلیم جملہ دینی و دنیوی علوم پر جس میں سائنسی علوم بھی شامل ہیں حاوی ہے۔

(باقی)

تبلیغِ اسلام

تمام احباب پر یہ امر واضح ہے کہ تبلیغ اسلام ہر احمدی مسلمان کا ایک مذہبی فریضہ ہے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے اپنے پاک اور مقدس کلام میں "بلغ ما انزل الیک" فرما کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضور کے نام لیواؤں پر تبلیغ اسلام ایک ضروری فریضہ قرار دیا ہے۔

اگر آپ کی عدیم الفرصتی یا کوئی اور وجہ تبلیغ اسلام کے فریضہ کی ادائیگی میں روک بن رہی ہے تو آپ اس فریضہ کو اس طرح بہت حد تک ادا کر سکتے ہیں کہ کسی مستحق اور خواہشمند دوست کے نام اخبار الفضل کا روزانہ پرچہ یا خطبہ نمبر جاری کروا دیں۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر خیر

کیمیا گری کا نسخہ

(از مکرم جمعدار فضل اور سیر ربوہ)

سنہ ۱۹۲۸ء میں بکٹ گنج مردان میں استاذی المکرم میاں محمد یوسف صاحب اپیل نویس کی مجلس درس القرآن میں بیٹھا ہوا تھا۔ آپ نے سورہ رعد رکوع ۲ کی آیت ام جعلوا للہ شرکاء خلقوا کخلقہ فتشابہ الخلق علیھم کی تفسیر بیان کرتے ہوئے کہا۔ کہ اللہ تعالیٰ کے پیدا کئے ہوئے دودھ جیسا کوئی دودھ نہیں بنا سکتا۔ نہ اس کے پیدا کئے ہوئے سونا، جیسا کوئی سونا بنا سکتا ہے۔ مہوس جو کیمیا گری اور سونا بنانے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ یہ بالکل غلط ہے۔ اور پھر آپ نے ضمناً حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق مندرجہ ذیل واقعہ بیان کیا۔

کہ خلافت اولیٰ کے ابتدائی زمانہ میں ایک دفعہ بہت سے احباب قادیان میں حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اور حضور باہر سے آئے ہوئے احباب کے حالات ان کی زبانی سن رہے تھے، کہ باتوں باتوں میں کسی دوست نے کیمیا گری کے متعلق ذکر کیا۔ کہ فلاں صاحب کو کیمیا گری آتی ہے۔ اور وہ کیمیا گری سے سونا بناتے ہیں، جس پر حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کہ "ہمیں بھی کیمیا گری آتی ہے۔"

حضور سے یہ الفاظ سنکر مجلس کا رنگ تبدیل ہوا۔ اور دوست ایک دوسرے کی طرف اشارہ کرکے حضور رضؓ سے کیمیا گری کا نسخہ معلوم کرنے کی درخواست کے لئے ایک دوسرے سے باتیں کرنے لگے۔ یہاں تک کہ ایک دوست نے درخواست کر ہی دی۔ کہ حضور ہمیں بھی نسخہ بتا دیا جائے۔ ہم لوگ غریب ہیں۔ مقروض ہیں۔ آپ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بادشاہ ہیں۔ اس سے ہم غریبوں کا بھی بھلا ہو جائیگا۔ حضور کے لئے دعا کرتے رہیں گے۔ آپ ان باتوں پر دوستوں میں بیٹھے ہوئے مسکراتے رہے۔ اور پھر فرمایا۔ ہاں نسخہ بتا دیں گے۔ اس وقت کسی دوست کو پوچھنے کی یہ جرأت نہ ہوئی۔ کہ آپ کب نسخہ بتائیں گے۔ مجلس ختم ہوئی اور تمام دوست ادھر ادھر دوسرے دوستوں کو ملنے کے لئے روانہ ہو گئے۔

جب دوست آئندہ سال پھر قادیان میں جمع ہوئے۔ تو ایک دوسرے سے نسخہ کے متعلق دریافت کرنے لگے۔ کہ کیا ابھی تک حضور نے کسی کو نسخہ نہیں بتلایا؟ اور پھر ایک دوست نے مجلس میں حضور سے درخواست کی۔ کہ حضور نے کیمیا گری کا نسخہ بتلانے کا وعدہ کیا تھا۔ جس پر حضور نے پھر فرمایا۔ کہ ہاں نسخہ بتا دیں گے۔

اس کے بعد جب حضور تقریر کے لئے کھڑے ہوئے۔ تو حضور نے فرمایا ہمیں کیمیا گری آتی ہے۔ میں بتانے لگا ہوں۔ جس نے لکھنا ہو وہ لکھ لے۔ چنانچہ کئی دوستوں نے کاغذ اور قلم سنبھال لیے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کیمیا گری آتی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کیمیا گری آتی تھی۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کیمیا گری آتی تھی۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کیمیا گری آتی تھی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سارا مال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں اللہ تعالیٰ کے دین کی خدمت کے لئے پیش کر دیا۔ تو وہ سب سے پہلے مسلمانوں کے خلیفہ اور بادشاہ بنے۔ اسی طرح حضرت عمر رضؓ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی قدر کم خرچ کیا۔ تو وہ مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ اور بادشاہ بنے۔ اسی طرح حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت علی رضؓ علیٰ حسب مراتب مسلمانوں کے خلیفہ اور بادشاہ بنے۔ اب اللہ تعالیٰ نے مجھے توفیق دی۔ کہ میں نے اپنا مال اور جان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں حاضر کر دیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے مجھے آپ کا پہلا خلیفہ اور تمہارا بادشاہ بنا دیا۔ یہی کیمیا گری کا نسخہ ہے۔ اپنا مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں دے کر آزما لو۔ ہم نے اسے آزمایا ہے۔ اس کے سوائے کوئی کیمیا گری نہیں ہے۔

درخواست دعاء

عاجزہ چند دنوں سے بیمار ہے۔ اور بعض دیگر پریشانیوں میں بھی مبتلا ہے۔ بزرگانِ سلسلہ و احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ مجھے کامل صحت بخشے۔ اور میری پریشانیوں کو دور فرمائے۔

سراج بی بی کارکن دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

ایک سوال کا جواب

(از مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل)

ایک دوست نے توجہ دلائی ہے۔ کہ الفضل مورخہ ۱۰ دسمبر ۱۹۵۵ء کے صفحہ ۴ پر ملکۂ سبا کا قول ان الملوك اذا دخلوا قرية افسدوها وجعلوا اعزة اهلها اذلة وكذالك يفعلون۔ میرے مضمون کے ضمن میں اس استدلال کے لئے نقل کیا گیا ہے۔ کہ مفسد بادشاہ دنیا میں غلبہ پا کر فساد برپا کر دیتے ہیں۔ اور شہروں کے نظام کو درہم برہم کر دیتے ہیں۔ اور شہر کے معززین کو ذلیل کر کے رکھ دیتے ہیں۔ اور ہر طرح سے خرابی پیدا کر دیتے ہیں۔

ہمارے فاضل دوست نے اس طرف توجہ دلائی ہے۔ کہ ملکۂ سبا کا یہ قول تو حضرت سلیمانؑ کے خط کے سلسلہ میں بیان ہوا ہے۔ کیا معاذ اللہ حضرت سلیمانؑ مفسد بادشاہوں میں شامل تھے؟

جواباً عرض ہے کہ مضمون میں آیت کو اس کی مستقل حیثیت میں مدنظر رکھا گیا ہے۔ چونکہ اس میں ایک عام قانون بادشاہوں کے متعلق بیان ہوا ہے۔ جہاں تک اس آیت کا حضرت سلیمان علیہ السلام سے تعلق ہے۔ تو ملکۂ سبا نے کفر کی حالت میں یہ قول کہتے وقت ان کو ضرور مدنظر رکھا ہے۔ کیونکہ اس وقت ملکہ کا یہی تصور تھا۔ مگر ملکۂ سبا کا یہ قول حضرت سلیمان علیہ السلام کی نسبت سے ہمیں مسلّم نہیں ہے۔ کیونکہ اس صورت میں اس کا ظاہری مفہوم قرآن شریف کی دیگر آیات کے مخالف ہوگا۔ بلکہ جب ملکۂ سبا اسلمت مع سليمان لله رب العالمين کہہ کر خود مسلمان ہو گئی تھیں۔ تو وہ بھی اس مفہوم میں یہ قول نہ کہہ سکتی تھیں۔ اور اسے اس کے عمومی مفہوم کے لحاظ سے حضرت سلیمان علیہ السلام پر منطبق قرار نہ دے سکتی تھیں۔

ہمارے مضمون میں آیت کی مستقل حیثیت کو مدنظر رکھ کر عام استنباط کیا گیا ہے۔ اور اسے عام بادشاہوں کے حق میں قرار دیا گیا ہے۔ نہ کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے حق میں۔ اس لئے اس سے کوئی غلط فہمی پیدا نہ ہونی چاہیئے۔

ایک نہایت ضروری تحریک

احباب سال میں سے چند یوم خدمت دین کے لئے وقف کریں

(از محترم چودھری فتح محمد صاحب سیال ایم۔اے ناظر رشد و اصلاح)

سلسلہ کے کاموں کو صحیح طور پر سرانجام دینے کے لئے مالی امداد بصورت چندہ کافی نہیں ہے۔ پہلی جماعتوں کا اور ہماری جماعت کا بھی یہی تجربہ ہے۔ کہ جب تک جسمانی خدمات اس رنگ میں نہ کی جائیں۔ جس رنگ میں کہ مالی خدمات کی جاتی ہیں۔ کوئی سکیم بھی کامیاب نہیں ہو سکتی۔ اور ہر کام نامکمل رہ جاتا ہے اس لئے میں نے پہلے بھی تحریک کی تھی۔ اور اب پھر تحریک کرتا ہوں۔ کہ احمدی احباب باستثناء سرکاری ملازمین سلسلہ کے کاموں کی انجام دہی کے لئے ہر سال چند ایام وقف کریں۔ اور ان ایام میں باقاعدہ طور پر اس طرح کام کریں۔ جیسا کہ باقاعدہ طور پر مالی چندہ دیا جاتا ہے۔ اور یہ دن جو سال میں کم از کم پندرہ دن ہونے چاہئیں۔ مقرر کرکے ہر ایک عاقل بالغ احمدی اپنی جماعت کے سیکرٹری کو رپورٹ کرے اور سیکرٹری صاحب باقاعدہ ایسے وقف کا رجسٹر رکھیں۔ اور ہر مہینہ اس کام کے محاسبہ کی رپورٹ مرکز میں کریں۔ اس وقف ایام کا مثلاً ایک ہم یہ بھی فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔ کہ دوست ایسے لوگوں کو نوشت و خواند کی تعلیم دیں۔ جو بالکل ناخواندہ ہیں۔ اسی طرح خدمتِ خلق کے لئے جو باقاعدہ انتظام مقرر ہے۔ اس کے لئے بطور والنٹیرز کے وقت دیں۔ مثلاً گذشتہ دنوں میں جیسا سیلاب کے نقصان کی تلافی کے لئے ہماری طرف سے خدمت ہوئی تھی۔ بعض دفعہ درجنوں آدمیوں کی ضرورت پڑ جاتی تھی۔ اس لئے یہ وقف اوقات کا رجسٹر ہر جگہ مکمل ہونا ضروری ہے۔ اس میں صرف اس قدر رعایت ہو سکتی ہے۔ کہ واقف وقف کے ایام خود بخود تجویز کرے۔ اور اس کا قبل از وقت فیصلہ ہونا چاہیئے۔ تا وقت پر ہم اس سے کام لے سکیں۔

اس طرح رشد و اصلاح کے جو کارکن علاقہ میں کام کر رہے ہیں۔ وہ جماعت کے افراد اور دیگر دوستوں کی تعلیم و تربیت اور اخلاقی اصلاح کے امور کو خصوصاً مدنظر رکھیں۔ اور دنیا کے سامنے ہماری طرف سے ایسا نمونہ اور خلق پیش ہونا چاہیئے۔ کہ جس پر مخالف بھی کسی قسم کا اعتراض نہ کر سکے اور لوگوں کے لئے جذب کا موجب ہو۔ لیکن یہ سارا کام ایک تنظیم کے ماتحت ہی ہو سکتا ہے۔ جن احباب کا یہ خیال ہے۔ کہ ہم بغیر تنظیم کے کام کر رہے ہیں۔ یہ درست نہیں ہے۔ کوئی کام بغیر تنظیم کے بار آور نہیں ہو سکتا۔ آخر میں پھر یہ عرض کروں گا۔ کہ ایسی تنظیم کرکے اور رجسٹرات مکمل کر کے دفتر رشد و اصلاح میں اطلاع دیں۔

(فتح محمد سیال ناظر رشد و اصلاح)

فاستبقوا الخیرات

نیکیوں میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کرو (قرآن مجید)

اللہ تعالیٰ نے مختلف طریقوں سے اپنے بندوں کو ابھارا ہے تا وہ زیادہ سے زیادہ اس کے فضلوں کے وارث بن سکیں ان میں سے ایک طریق مسابقت بالخیر ہے یعنی نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کے لئے جدوجہد کرنا۔ احمدی احباب پر بخوبی روشن ہے کہ اسلام کی اشاعت کیلئے اپنے اموال خرچ کرنا بہت بڑی نیکی ہے۔ خصوصاً اس زمانہ میں جبکہ دنیا روحانی پانی کے لئے تڑپ رہی ہے اور صرف جماعت احمدیہ کو ہی اللہ تعالیٰ نے آج یہ فضیلت بخشی ہے کہ وہ اتحاد اور التزام کے ساتھ اپنا مال خدا کی راہ میں خرچ کرے اور اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہ کرے۔ اس بارہ میں ایک سو قریب بڑی بڑی جماعتوں کی کارگذاری کا نقشہ اخبار الفضل مؤرخہ ۱۵ جنوری ۱۹۵۶ء میں شائع کیا جا چکا ہے۔ اوسط درجے کی ۱۲۲ جماعتوں کا نقشہ درج ذیل ہے جس میں بجٹ سال رواں اور بقایا جات سالہائے سابق کی نسبت سے سال رواں کے پہلے آٹھ مہینوں کی وصولی کی رفتار دکھائی گئی ہے۔ جن جماعتوں کی وصولی مجموعی طور پر بہتر ہے ان کے نام پہلے درج کئے گئے ہیں جن جماعتوں کے ناموں پر نشان (م) دیا گیا ہے۔ ان کی سال رواں کی وصولی کافی تسلی بخش ہے لیکن سابقہ بقایا جات کی وجہ سے ان کا نام نیچے چلا گیا۔ اسی طرح جن جماعتوں پر نشان ✻ لگایا گیا ہے ان کی سال رواں کی چندہ عام اور حصہ آمد کی وصولی تو اچھی ہے لیکن چندہ جلسہ سالانہ میں بہت کمی ہے۔

ان جماعتوں کے احباب اور کارکنان سے بھی اور دوسری چھوٹی جماعتوں کے احباب سے بھی جن کا نقشہ عدم گنجائش کی وجہ سے نہیں دیا جا سکا۔ امید ہے کہ تمام احباب مذکورہ بالا ارشاد الٰہی کے ماتحت پوری پوری کوشش کریں گے کہ اپنی وصولی کی رفتار تیز کر کے جلد از جلد صف اوّل میں جگہ حاصل کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

نام جماعت	وصولی فیصدی بمقابلہ بجٹ معہ بقایا: چندہ عام و حصہ آمد	چندہ جلسہ سالانہ
گوہاٹ حاجی قمر الدین	۱۰۰	۱۰۰
چندر کے منگولے	۱۰۰	۱۰۰
چک نمبر ۹۶ گ۔ب۔ صریح	۱۰۰	۱۰۰
ماڑی ڈوگر	۱۰۰	۱۰۰
کوٹ فتح خاں	۱۰۰	۱۰۰
چک نمبر ۵۴ E.B	۹۹	۱۰۰
رائے پور ناصر آباد	۱۰۰	۳۴
چک نمبر ۳۵ ج۔ب	۱۰۰	۸۴
بھلولپور (سیالکوٹ)	۱۰۰	۷۶
چھور سیالکوٹ	۱۰۰	۸۳
پاکپتن	۱۰۰	۴۴
بدین (م)	۱۰۰	۶۳
لودھراں (م)	۱۰۰	۳۴
سکھو بھٹی	۹۲	۷۲
مڈھ رانجھا	۵۳	۱۰۰
چک نمبر ۲۷۰ الف گوٹھ	۴۹	۱۰۰
پنڈ دادنخاں	۷۹	۶۸
چک نمبر ۵۵/۲-ر محمود پور	۱۰۰	۲۵
چوہڑکانہ	۸۵	۶۰
حصول احمدیاں	۸۴	۵۸
کرم پورہ	۵۵	۸۵
طالب آباد شریف آباد	۶۲	۴۵
چانگریاں	۷۰	۶۴
چک نمبر ۳۳۴ ج۔ب دھیرڑ کے (م)	۷۹	۷۲
چک نمبر ۶۶ ہیسانہ (م)	۷۱	۵۷
بہاول نگر (م)	۴۷	۵۴
سوہاوہ	۸۹	۳۴
میانوال (م)	۸۶	۳۴
کرونڈی	۷۱	۸۴
پپی	۱۰۰	۴۰
چک جھمرہ	۲۸	۸۸
نوہاں (م)	۱۰۰	×
صدر گوگیرہ	۳۵	۷۸
جیکب آباد	۷۷	۲۵
چارسدہ	۱۸	۹۲
بنوں (م)	۷۶	۳۳
چک نمبر ۳۰/11-L (م)	۶۳	۴۶
مالو کے بھگت (م) ✻	۹۱	۱۶
چک نمبر ۸۹ سر شمیر روڈ (م)	۷۸	۲۳
جلالپور گوٹھ جمال دین (م)	۵۰	۵۸
دھرنگ (م)	۷۲	۲۷
پسرور	۶۰	۸
منڈی بورے والا	۷۶	۲۲
دیہہ ماہ کھنڈ گوٹھ مولا بخش	۷۱	۲۵
چک نمبر ۱۶/R.B بیدیانوالہ (م)	۵۷	۳۸
ترگڑی (م)	۷۸	۱۷
چک نمبر ۱۹۴/R.B لاٹھیانوالہ (م)	۵۵	۳۴
قلعہ صوبہ سنگھ	۴۸	۳۸
توبیکی ساموکی	۴۸	۳۸
چک نمبر ۹۴ ش	۴۱	۴۵
بیگم کوٹ (م)	۷۳	۱۱
چک نمبر ۹۴ ج	۴۱	۴۲
چک نمبر ۳۹/S.B سرگودھا (م)	۶۰	۲۳
پنڈی بھاگو	۴۴	۳۴
پھلروان (م) ✻	۷۱	۶
گکرال (م)	۵۲	۲۵
پتوکی منڈی	۲۳	۴۲
خلیل مرکز اچینی پایاں	۴۱	۳۴
ڈیریانوالہ (م) ✻	۴۹	۲۰
ترنگ زئی (م)	۳۵	۳۳
چونڈہ	۴۶	۲۰
چک نمبر ۱۶۹ R-7	۵۶	۸
سمندری (م)	۴۶	۱۸
پیرکوٹ	۳۰	۸۲
موسے والا (م)	۲۴	۳۴
چک نمبر ۳۱۲ کھوکھووال (م)	۱۶	۴۱
کلاسوالا	۱۹	۳۴
چاہ بھاگووال	۴۷	۶
چک نمبر ۸۲/ج (م)	۴۳	۱۷
چک نمبر ۲۲۳-۲۱۳	۲۶	۲۵
شکارپور	۵۱	×
چک نمبر ۹۷ بھابے والی	۵۰	×
شادیوال خورد	۲۱	۲۸
ٹوپی	۲۳	۲۲
چک نمبر ۵ M.B-11 قائد آباد	۴۱	۳
کوٹ آغا (م)	۳۰	۱۲
ڈیرہ اسمٰعیل خاں	۳۷	۳
قلعہ سوبھا سنگھ	۳۷	×
کمالیہ	۲۹	۶
نورنگر اسٹیٹ	۲۰	۱۵
ڈگری	۱۲	۲۲
زین آباد	۳۳	×
گوٹکی (م)	۲۶	۷
بھڈال	۲۷	۵
لالہ موسیٰ	۱۳	۱۸
چک نمبر ۲۹۵ ح۔ب بیریانوالہ	۱۵	۱۴
پریم کوٹ	۹	۲۰
سکھر	۲۷	×
مہدی پور کھڈوالی (م) (✻)	۲۳	۴
بھلوال	۲۵	×
گوٹ قیصرانی	۲۵	×
خانپور	۲۵	×
جیمس آباد	۲۵	×
کھنڈو	۲۴	×
پمپ المعروف احمد آباد	۳۰	۳
چک نمبر ۳۶۷ جلیانوالہ	۲۰	۲
پارہ چنار	۹	۱۰
جوہر آباد	۱۷	×
نور آباد اسٹیٹ	۱۷	×
لوبیانوالہ	۸	۹
چک نمبر ۵۶۵ گ۔ب (م)	۱۶	×
چک نمبر ۴۳ ج	۵	۱۱
تلونڈی راہوالی	۱۱	۴
تخت ہزارہ	۱۳	۲
چک نمبر ۷۹ ش	۱۴	×
چک نمبر ۱۳۲ اختر آباد	۱۰	۴
خانوال بیانوالی	۱۳	×
چک نمبر ۳۷ ج	۷	۶
میلسی	۱۱	×
چک نمبر ۸۶-۸۷ ش	۷	×
وہاڑی منڈی	۶	۲
چک نمبر ۱۲۶/R.B بھاڑنگ سالار والہ	۴	×
چک نمبر ۱۹۲/ج-R مراد	۴	×
مدرسہ چٹھہ	۳	×
چک ۱۴۵/10-R	۲	×
چک نمبر ۹ منشی عبدالستار والہ	۲	×
چک ۹۳/6-R	۱	۱
سکرور	×	×
چک ۶۵/P-N	×	×
بستی بابا جھنڈا	×	×
ظفر آباد اسٹیٹ دیہہ ٹونگا	×	×
منصور آباد	×	×

نکاحوں کا اعلان

(۱) مؤرخہ ۱۲/۲۹/۵۵ کو میری لڑکی زبیدہ خاتون کا نکاح عزیزم محمود احمد پسر مولوی محمد الدین صاحب ایم۔اے لائبریرین تعلیم الاسلام کالج ربوہ سے بعوض مبلغ پانچ صد روپیہ مہر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک ربوہ میں بعد نماز ظہر پڑھا اور دعا فرمائی۔

(۲) مؤرخہ ۱/۱۳/۵۶ کو میرے بڑے بیٹے عبدالحمید کا نکاح خدیجہ ناصرہ کیساتھ مبلغ سات صد روپیہ مہر پر نیز میرے چھوٹے لڑکے عبدالرشید کا نکاح بشریٰ ناصرہ کے ساتھ (دونوں ملک محمد اشرف صاحب مرحوم ساکن شیخ پور ضلع گجرات کی دختران ہیں) مبلغ پانچ صد روپیہ مہر پر مکرم جناب ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم پلیڈر گجرات امیر ضلع نے بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ گجرات میں پڑھا اور دعا فرمائی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان نکاحوں کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے آمین۔

خاکسار حکیم عبداللہ حکیم حاذق
راجپوت جنجوعہ باغ محلہ جہلم

زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے

"عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے"

کفر ساز فتووں کی حقیقت

(از روزنامہ تسنیم لاہور ۱۷ جنوری سنہ ۱۹۵۶)

(نوٹ) ضروری نہیں کہ ادارہ الفضل اس مضمون سے سو فیصدی متفق ہو۔

"اسلامی مسائل کے بارے میں اختلاف خیر القرون میں بھی پایا جاتا تھا یہ کوئی نئی چیز نہیں لیکن ان پاک نفسوں کا اختلاف امت مسلمہ کے لئے باعث رحمت و برکت تھا باعث زحمت نہ تھا۔ اسی طرح مختلف علاقوں میں بسنے والے مجتہدین اور محدثین بھی ایک دوسرے کے خلاف کثیر مسائل میں مختلف رائیں رکھتے تھے۔ مگر ہر ایک کی رائے کا پورا پورا احترام کیا جاتا تھا حتیٰ کہ ایک ہی مکتب فکر سے تعلق رکھنے والوں میں بھی بہت سی باتوں میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ ایک ہی طرز پر سوچنے والے طبقہ کے ارباب علم وفقہ آپس میں مختلف نقطۂ نظر رکھتے ہیں۔ فقہی مسائل میں ہم جس امام فقہ کی تقلید کا دعویٰ رکھتے ہیں یعنی امام ابو حنیفہؒ اور ان کے خصوصی رفقائے کار امام ابو یوسف اور امام محمد اور امام زفر رحمۃ اللہ علیہم اجمعین ان حضرات کے مختلف فیہ مسائل کا اگر آپ مطالعہ فرمائیں گے تو تقریباً ۳۳ فیصدی مسائل میں شاگردوں کو امام صاحب سے مختلف پائیں گے۔ مگر ان حضرات کے اختلاف کا رنگ دیکھ اگر آپ ملاحظہ کریں گے تو اس سے زیادہ نہیں پائیں گے کہ جس بزرگ نے جس نظریہ کو دلائل علمی کی بناء پر قوی خیال کیا اپنے دلائل کے ساتھ اس نظریہ کو امت کے سامنے پیش کر دیا۔ ان حضرات کے متبعین کو بھی جو نظریہ دلائل کی روشنی میں قوی نظر آیا۔ دوسروں کے نظریات سے قطع نظر کر کے انہوں نے اسی کو اپنایا اور اسی کے مطابق فتویٰ جاری کر دیا بارھویں صدی تک کی کتب فقہ کو اٹھا کر دیکھا جائے اس کے سوا اختلاف کا کوئی دوسرا رنگ نظر نہیں آئے گا۔

لیکن جس دور سے ہم گذر رہے ہیں اس کا باوا آدم ہی نرالا ہے۔ ذرا کسی سے رائے کا اختلاف ہوا اور بس اس کی شامت آ گئی۔ اس کی لکھی ہوئی عبارتوں میں قطع و برید شروع ہو گئی۔ رنگ رنگ کے عنوانات قائم ہونے لگے۔ عجیب عجیب الزامات عائد ہوئے اور اس کی تحریر کا مطلب کچھ سے کچھ لے کر پمفلٹوں، اشتہاروں اور پوسٹروں کی شکل میں شائع کیا گیا اور عام لوگوں کو اس کے لکھنے والے سے بدگمان اور متنفر کرنے کے لئے بے دریغ "رد کار ملائی لسبیل اللہ فساد" کا "مقدس" جہاد شروع کر دیا۔

شاہ اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ سے لے کر علمائے دیوبند کے دور اول تک ہمیں یہی "جہاد" نظر آتا ہے۔ جس خدا کے دین کو غالب کرنے کے لئے ان حضرات نے خون کے آخری قطرہ تک بہا دیئے انہیں اسی خدا کا باغی قرار دینے کی کوشش کی گئی۔ جس رسول پاکؐ کی سنت کا علم بلند کرنے کے لئے ان حضرات نے تن من دھن کی قربانیاں پیش کیں۔ اسی رسول کی توہین کا الزام ان کے سر تھوپا گیا۔ جن انفاسِ قدسیہ کے طور طریق کو بپا کرنے کی خاطر ان حضرات نے اپنی تمام صلاحیتوں کو صرف کیا۔ انہی نفوس کے مخالفین و دلیل ثابت کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور صرف کیا گیا۔ اگر خود کچھ نہ ہو سکا تو مکہ اور مدینہ سے فتوے منگائے گئے۔

ابھی ان حضرات کے خلاف اڑایا ہوا گرد و غبار چھٹا ہی تھا کہ مولانا مودودی کی برپا کردہ اقامت دین کی تحریک سامنے آ گئی۔ کچھ عرصہ خاموشی سے گذرا۔ لیکن جب اس کے برگ و بار نظر آنے لگے سنجیدہ طبقہ نے ان کی آواز پر لبیک کہا۔ عوام نے تعاون کرنے کے لئے قدم آگے بڑھایا۔ ہر طرف سے حمایت ہونے لگی۔ حتیٰ کہ پاکستان سے باہر کے مسلمان ممالک نے تحسین و آفرین شروع کر دی اور وہاں کے دین سے دلچسپی رکھنے والے قائدین نے تائید کرنا شروع کی تو وہی "جہاد" اپنے پرانے ہتھیاروں سمیت آ موجود ہوا۔ شہروں اور قصبوں کی دیواروں پر پوسٹر اور اشتہار نظر آنے لگے۔ فتوے چھپنے لگے۔ پمفلٹ تقسیم ہونے شروع ہو گئے۔ عنوانات فریب قریب وہی چپکے ہوئے۔ مودودی رسول اللہ کی توہین کرتا ہے مودودی منکر حدیث ہے۔ محدثین پر تنقید کرنا اپنا حق سمجھتا ہے۔ صحابہ تک کی توہین کرتا ہے۔ مودودی اور مرزا غلام احمد ایک ہی اسٹیج پر۔ مودودی نے متعہ کو جائز قرار دے دیا وغیرہ بیسیوں دہشت ناک عنوانات قائم کئے جا رہے ہیں۔ گھناؤنے الزامات تراشے جا رہے ہیں سادہ لوح عوام ان اشتہاروں اور پوسٹروں کو دیکھتے ہیں متوحش ہوتے ہیں۔ چہ میگوئیاں کرتے ہیں اور حیران ہوتے ہیں کہ یہ کیا ہو رہا ہے

لیکن میں ان سے کہنا چاہتا ہوں کہ آپ پوسٹر بازی کے اس جہاد کو مدت سے دیکھتے آ رہے ہیں ان کے عنوانات اور ان پر لکھے ہوئے الزامات دیکھ کر یک طرفہ فیصلہ کرنا چھوڑ دیجئے۔ ان کو دیکھ کر حیران ہونے کی ضرورت نہیں بلکہ امت تاریخی چیز سے عبرت حاصل کیجئے۔ یہ ایک کرتب ہے۔ کھیل ہے اور دین کے ساتھ کھیل ہے اس سے زیادہ اس کی کچھ بھی وقعت نہیں ہے۔ آپ جب کبھی اس قسم کا پوسٹر دیکھیں تو اس سے قطعاً متاثر نہ ہوں۔ بلکہ اس کو ایک لغو کھیل سمجھ کر گذر جایئے "واذ مروا باللغو مروا کراما" کا طریقہ اختیار کیجئے۔

میں یہ گذارش بلا دلیل پیش نہیں کرتا۔ آپ اگر یہ کھیل دیکھنا ہی چاہتے ہیں۔ تو کسی بھی مصنف کی کوئی عبارت، کچھ جملے پوری کتاب سے نقل کر کے پورے مضمون سے الگ کر کے کسی دار الافتاء کے منشی صاحب کو ارسال کر دیجئے وہاں اس عبارت اور مصنف کے خلاف کفر، فسق، گمراہی، الحاد، زندیقیت کا فتویٰ آپ کو گھر بیٹھے بٹھائے مل جائے گا۔ یہ کھیل آپ کسی بھی مصنف کے ساتھ کھیل کر دیکھ لیجئے۔ اس طرح آپ اس کی حقیقت سے آگاہ ہو جائیں گے۔

میں نے ان ہی دنوں مولانا محمد قاسم صاحب جنہوں نے مدرسہ دار العلوم دیوبند کی بنیاد رکھی تھی۔ کی ایک چھوٹی سی کتاب "تصفیۃ العقائد" کے دو تین جملے نقل کر کے دار الافتاء دیوبند کے نام ارسال کر دیئے۔ وہاں سے جو فتوے صادر ہوا۔ وہ میرے پاس موجود ہے۔ عبرت حاصل کرنے کے لئے آپ کے سامنے مولانا محمد قاسمؒ کی عبارت اور دیوبند کا فتویٰ نقل کرتا ہوں۔

عبارت مولانا محمد قاسمؒ بانی مدرسہ ہذا

"دروغ صریح بھی کئی طرح پر ہوتا ہے۔ جن میں سے ہر ایک کا حکم یکساں نہیں۔ ہر قسم کے نبی کو معصوم ہونا ضروری نہیں بالجملہ علی العموم کذب کو منافی شانِ نبوت بایں معنی سمجھنا کہ یہ بھی معصیت ہے اور انبیاء علیہم السلام معاصی سے معصوم ہیں۔ خالی غلطی سے نہیں۔"

فتویٰ دیوبند

الجواب

انبیاء علیہم السلام معاصی سے معصوم ہیں، ان کو مرتکب معاصی سمجھنا (العیاذ باللہ) اہل سنت والجماعت کا عقیدہ نہیں۔ اس کی وہ تحریر خطرناک بھی ہے اور عام مسلمانوں کو ایسی تحریرات کا پڑھنا جائز بھی نہیں۔ فقط واللہ اعلم۔

(دستخط نائب مفتی دار العلوم)

"جواب صحیح ہے ایسے عقیدہ والا کافر ہے۔ جب تک وہ تجدید ایمان اور تجدید نکاح نہ کرے اس سے قطع تعلق کر دیں!"

(دستخط مسعود احمد عفا اللہ عنہ)

اس ایک عملی ثبوت کو سامنے رکھ کر غور کیجئے کہ ان پوسٹروں کی کیا حقیقت ہوتی ہے۔ (روزنامہ تسنیم ۱۷ جنوری ۱۹۵۶ء)

لائل پور میں ایم سی سی کا میچ

۱۸-۱۹ اور ۲۰ فروری کو ہوگا

لاہور ۲۴ جنوری ایم۔ سی۔ سی۔ اے ٹیم کے پروگرام میں تین تبدیلیاں کی گئی ہیں۔ یہ تبدیلیاں سیالکوٹ لائل پور اور سرگودھا میں کھیلے جانے والے میچوں سے متعلق ہیں۔ نئے پروگرام کے مطابق سیالکوٹ میں ۱۳ فروری سے شروع ہونے والے سہ روزہ میچ میں مہمان ٹیم سرحد اور بہاولپور کرکٹ ایسوسی ایشن کی ٹیم کے خلاف کھیلے گی۔ پہلے اسے اس جگہ پنجاب کرکٹ ایسوسی ایشن کی ٹیم کا سامنا کرنا تھا۔ جواب لائل پور میں ۱۸-۱۹ اور ۲۰ فروری کو مہمان ٹیم کے خلاف کھیلے گی۔ سرگودھا میچ کے لئے ۲-۳ اور ۴ مارچ کی تاریخیں مقرر کی گئی ہیں۔ یہ میچ سرحد الیون کے خلاف ہوگا۔

بجٹ سیشن مارچ کے وسط میں شروع ہوگا

ملتان ۲۴ جنوری۔ مغربی پاکستان کے وزیر خزانہ میاں ممتاز دولتانہ نے لاہور سے کراچی جاتے ہوئے ملتان ریلوے سٹیشن پر انکشاف کیا کہ مغربی پاکستان کی عبوری اسمبلی کا بجٹ سیشن ماہ مارچ کے وسط تک شروع ہو جائے گا۔

میاں ممتاز دولتانہ نئے دستور ساز کے اجلاس میں شرکت کے لئے کراچی جا رہے تھے۔ ریلوے سٹیشن پر ضلع ملتان میں کامیاب ہونے والے اراکین اسمبلی سے ملاقات کی۔ ملاقات کرنے والوں میں سید علی حسین گردیزی، السید نوبہار شاہ، حاجی رحمان الدین شامل تھے۔ پیر بڈھن شاہ اور بعض دوسرے اراکین نے بھی ان سے ملاقات کی۔

وزیر خزانہ نے بتایا کہ نئی اسمبلی کے پہلے اجلاس کی تفصیلات ابھی تیار نہیں کی گئیں۔ مغربی پاکستان کی عبوری اسمبلی میں مسلم لیگ پارلیمانی پارٹی کے قیام اور نئے قائد کے انتخاب کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ وہ اس سلسلہ میں اپنے کراچی کے قیام کے دوران مرکزی رہنماؤں سے گفتگو کریں گے۔

خرطوم۔ ۲۴ جنوری۔ سوڈانی وزیر خارجہ مسٹر مبارک زروغ نے اعلان کیا ہے کہ سوڈان چیکوسلواکیہ، برطانیہ، فرانس اور دوسرے ملکوں سے اسلحہ خریدنے کے لئے وہاں فوجی مشن روانہ کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سوڈان کو اشتراکی ملکوں سے اسلحہ خریدنے میں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

دفاعی معاہدوں میں شریک ملک سات گنا زیادہ مالی امداد حاصل کر رہے ہیں

ڈھاکہ ۲۴ر جنوری۔ امریکی سفیر متعینہ پاکستان مسٹر ہوریس دے ہلڈریتھ نے کل شب ریڈیو پاکستان ڈھاکہ سے پاکستانیوں کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان اور امریکی حکومت کے درمیان باہمی اعتماد اس حد تک پایا جاتا ہے کہ اس کی وجہ سے امریکہ نے پاکستان کو فوجی امداد دینے کے پروگرام کو وسیع کر دیا ہے۔

مسٹر ہلڈریتھ نے کہا کہ پاکستان کے جنوب مشرقی ایشیا کے دفاعی معاہدہ اور میثاق بغداد میں شمولیت نے ہماری حکومت کو موقع بہم پہنچایا ہے کہ ہم اپنے موجودہ پروگراموں کو وسیع تر کر دیں۔ انہوں نے انکشاف کیا کہ باہمی فوجی امداد کے معاہدوں میں شریک ملک آزاد دنیا کے دوسرے غیر جانبدار ممالک سے سات گنا زیادہ اقتصادی امداد حاصل کر رہے ہیں۔ آپ نے کہا اگر فی کس مالی امداد کا حساب کیا جائے تو ان معاہدوں میں شریک ملک ایسے ممالک کی نسبت جو آزاد دنیا میں شامل نہیں ہیں بارہ گنا زیادہ اقتصادی امداد حاصل کر رہے ہیں۔

تجارتی نرخ۔ لاہور مارکیٹ

غلہ: سیاہ ماش /۲۴ - سبز ماش /۲۶ فی من مونگ ثابت /۲۱ تا /۲۲ - مسور ثابت /۸ تا /۱۶ دال - /۱۳ چنے /۲ /۱۱ تا /۴ /۱۱ کابلی چنے /۱۱ تا /۱۳ گندم /۱۱ تا /۱۳ - آٹا /۱۲ /۱۱ تا /۸ /۱۲ - گڑ /۷ /۱۴ تا /۲۱ - شکر /۲۰ تا /۲۳ - چینی دیسی /۳۵ تا /۴۶ روپے

تیل - تیل توریہ /۴۴ تا /۸ /۴۴ - تیل بنولہ /۴۹ تا /۸ /۴۹ - تیل ناریل /۱۱۰ - تیل تلی /۶۷ تا /۷۰ - دیسی گھی /۸ /۱۶۷ تا /۱۸۰ - بناسپتی گھی /۳۹ تا /۴۰ روپے ٹین۔

کسایانہ: سرخ مرچ /۳۰ تا /۴۱ - کالی مرچ /۳۷۰ تا /۴۴۴ - الائچی ڈوڈہ /۳۰۷ - الائچی خورد /۲۴ نمک /۸ /۴ - لونگ /۵۴۰ روپے ہلدی /۹۲ تا /۹۷ روپے

خشک میوہ: بادام /۸۵ تا /۹۷ - سونگی /۴ تا /۸۰ - کھوپرہ /۸۰ - خوبانی /۸۵ تا /۵۰ - اخروٹ /۲۳ تا /۲۴ - چھوہارہ /۲۵ تا /۳۲ - پستہ /۳۳۰ - گری بادام /۲۵۰ - توریہ /۱۳ تا /۱۷ - کھل توریہ /۵ - کھل بنولہ ۱/۲ ۱ من /۱۲ تا /۸ /۱۲ مع بوری باسمتی - /۳۴ تا /۳۲ پرمل /۱۹ السندھی /۸ /۱۳ تا /۱۴ - اٹھا سو دہ ہزار /۸۲ - بیسن ہزاد /۷۷ کور

صرافہ - سونا /۱۲ /۱۰۳ تا /۸ /۱۰۴ پونڈ /۶۷ - چاندی ٹکسالی /۱۵۶ - ایسیکڑہ بھری چاندی /۱۶۵ تا /۱۷۲ سو بھری۔

اعلان نکاح

بتاریخ ۳۱ دسمبر ۱۹۵۵ء بروز ہفتہ بعد نماز ظہر مسجد مبارک ربوہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب کے نواسے محمد صالح صاحب بی۔اے ابن سیٹھ فاضل الہ دین صاحب کا نکاح مسماۃ قانتہ بشریٰ صاحبہ بی۔اے بنت چوہدری محمد شریف صاحب باجوہ ایڈووکیٹ منٹگمری سے بعوض مبلغ پانچ ہزار روپے مہر پر پڑھا۔

خاکسار بشیر الدین الہ دین
الہ دین بلڈنگ سکندر آباد دکن

درخواست دعا

خاکسار کے دوست خلیل احمد صاحب محرر جنگی محلہ دار الیمن چند روز سے بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں
عصمت اللہ اشرف

مسودہ آئین بڑی قلیل مدت میں منظور ہو جائیگا ہم قوم کو آئین دینے کا تہیہ کر چکے ہیں

عوامی لیگ کو اعتراضات کی بجائے ہم سے تعاون کرنا چاہیئے۔ (فضل الحق)

کراچی ۲۴ جنوری متحدہ محاذ پارٹی کے لیڈر اور وزیر داخلہ مسٹر اے کے فضل الحق نے کل مجلس دستور ساز میں اعلان کیا کہ مسودہ قانون بڑی قلیل مدت میں منظور ہو جائیگا۔ آپ نے کہا دنیا کی کوئی طاقت ہمارے پروگرام میں حائل نہیں ہو سکتی۔ ہم قوم کو آئین دینے کا تہیہ کر چکے ہیں"۔ مسٹر فضل الحق نے کہا مسودہ آئین تکمیل کے بعد نہ صرف مسلمانوں بلکہ غیر مسلموں کیلئے بھی قابل قبول ہوگا۔

مسٹر فضل الحق نے ایوان میں کوئی نصف گھنٹہ تک بلند آواز میں تقریر کی۔ آپ نے کہا "یہ مسودہ آئین ایک امتیازی حیثیت کا حامل ہے۔ یہ دستاویز نقش فی الحجر ہے اور یہ امر باعث مسرت ہے کہ یہ مسودہ ہماری مخلصانہ اور دیانتدارانہ کوششوں کا نتیجہ ہے۔ مجھے یقین ہے کہ دنیا کی کوئی طاقت ہماری مخالفت نہیں کر سکتی"۔

مسٹر فضل الحق نے قوم کو جلد سے جلد آئین دینے کے متعلق مخلوط پارٹی کی کوششوں کی پرزور حمایت کی اور آئین سازی کی راہ میں عوامی لیگ کی رکاوٹوں پر سخت نقطہ چینی کی۔ آپ نے کہا "ہم آئین کو جلد از جلد مکمل کرنے کا تہیہ کر چکے ہیں اور ہماری راہ میں کوئی مخالفانہ کوشش یا رکاوٹ حائل نہیں ہو سکتی۔ آپ نے مخالف پارٹی سے اپیل کی کہ وہ مسودہ آئین پر اعتراضات کی بوچھاڑ کرنے کی بجائے مخلوط پارٹی سے تعاون کریں تا قوم کو جلد از جلد آئین دیا جا سکے۔

۲۱ نکاتی پروگرام

مسٹر فضل الحق نے اپنی مختصر سی تقریر میں متحدہ محاذ پارٹی پر عائد کردہ ان الزامات کا بھی ذکر کیا کہ وہ اپنے عہد و پیمان سے منحرف ہو گئی ہے اور ۲۱ نکاتی پروگرام کو عملی جامہ پہنانے میں عوامی لیگ پر بھی اتنی ہی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں جتنی کہ متحدہ محاذ پارٹی پر۔ اب اگر یہ الزام عائد کیا جاتا ہے کہ متحدہ محاذ پارٹی ۲۱ نکاتی پروگرام سے منحرف ہو گئی ہے تو اس الزام میں بھی عوامی لیگ برابر کی حصہ دار ہے۔ عوامی لیگ پارٹی کے لیڈر مسٹر حسین شہید سہروردی ۲۳۳ دن تک وزیر قانون رہے لیکن وہ اس دوران میں پروگرام کی ایک شق کو بھی عملی جامہ پہنا سکے اور نہ کوئی ایسا آئین بنا سکے جسے قوم شکریہ کے ساتھ قبول کرے آپ نے کہا مسٹر حسین شہید سہروردی نے جس آئین کا مسودہ تیار کیا تھا اس میں ۲۱ نکاتی پروگرام کی ایک شق بھی شامل نہیں تھی۔

امریکہ اور ہائیڈروجن بم

نیویارک ۲۴ر جنوری۔ امریکی سینیٹ کے ایک رکن نے جو کہ امریکی کانگرس کی ایٹمی طاقت سے متعلقہ کمیٹی کے رکن بھی ہیں۔ گزشتہ شب انکشاف کیا ہے کہ سائنس دانوں کے نزدیک نئی نوع انسان کو ختم کرنے کے لئے "بیس جتنے" ہائیڈروجن بموں کی ضرورت ہو سکتی ہے۔ امریکہ کے پاس اتنے ہائیڈروجن بم موجود ہیں۔ آپ نے اس سلسلہ میں مزید کچھ کہنے سے انکار کر دیا۔

جرمنوں کو ایٹمی جنگ کی تربیت

برلن ۲۴ر جنوری معلوم ہوا ہے کہ مشرقی جرمنی کی عوامی پولیس" کے ایک ہزار سے زائد افراد روس میں فوجی تربیت حاصل کر رہے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ انہیں ایٹمی جنگ اور ایٹمی ہتھیاروں کے استعمال کی تربیت دی جا رہی ہے۔

کراچی ۲۴ر جنوری پاکستان کے محمد حنیف اور فضل محمود کو کرکٹ کے ۲۲ بہترین بین الاقوامی کھلاڑیوں کی فہرست میں شامل کر دیا گیا ہے۔

محترم بابو محمد عمر صاحب بریلوی انتقال فرما گئے

انا للہ وانا الیہ راجعون

محترم بابو محمد عمر صاحب بریلوی مورخہ ۲۰ر جنوری ۱۹۵۶ء جمعہ کی شام کو راولپنڈی میں انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون وفات کے وقت آپ کی عمر ۷۰ سال تھی۔ مرحوم نہایت مخلص اور پرجوش احمدی تھے۔ تقسیم سے قبل آپ بسلسلہ کاروبار عرصہ دراز تک دہلی میں رہائش پذیر رہے اور وہاں بڑھ چڑھ کر جماعتی کاموں میں حصہ لیتے رہے۔ آپ بفضلہ تعالیٰ موصی تھے آپ کا جنازہ ۲۱ر جنوری کی رات کو ربوہ لایا گیا۔ مورخہ ۲۲ر جنوری کو نماز ظہر کے بعد سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ پڑھائی

اور مرحوم کو مقبرہ بہشتی میں سپرد خاک کیا گیا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔ اور پسماندگان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔